سوال

(178) مہر کو بہت زیادہ بڑھا چڑھا کر مقرر کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے علاقے میں رواج ہے کہ مہر کو بہت زیادہ بڑھا چڑھا کر مقرر کیا جاتا ہے تو کیا شریعت میں اس کی اجازت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ معاملہ اسراف کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ مہر میں مسنون یہ ہے کہ وہ تھوڑا ہو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر اپنی بیویوں کے لیے پانچ سو درہم تھا۔ (مسلم (1426) کتاب النکاح باب الصداق وجواز کونہ تعلیم القرآن)

اور جب بھی مہر کم ہو گا نکاح میں برکت اور زوجین کے درمیان محبت زیادہ ہو گی اور سب سے زیادہ برکت والا نکاح وہ ہے جس میں خرچ کم ہو۔

اور جب مہر زیادہ ہو گا تو یہ بہت سے مفاسد کا ذریعہ بنے گا مثلاً اس سے جوان لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی معطل ہو کر رہ جائے گی کیونکہ ہر ایک میں مہر ادا کرنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ اور اگر مہر کم ہونے کی وجہ سے سب کے لیے آسان ہو گا تو مفاسد ختم ہو جائیں گے شادیاں کثرت سے ہوں گی، امت کے افراد میں کثرت ہو گی اور اس طرح افراد اور معاشرے میں بہت زیادہ برکت ہو جائے گی۔

لہذا میری اپنے بھائیوں کو یہ نصیحت ہے کہ مہر کو کم سے کم مقرر کیا کریں۔ حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے لیے کہ جس نے اپنے نفس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا تھا مگر آپ نے اس میں رغبت کا اظہار نہیں کیا تھا ایک صحابی کو کہا کہ جاؤ تلاش کرو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی مل جائے وہ (اسے بطور مہر دینے کے لیے) لے آؤ۔ (بخاری (5126) کتاب النکاح باب النظر الی المراۃ قبل التزویج مسلم (1425) کتاب النکاح باب الصداق وجواز کونہ تعلیم القرآن)

لہذا خیر و برکت کم مہر میں ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔ (شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص250

محدث فتویٰ